



سوال

(1026) معاملہ کی تحقیق کے لیے عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی معاملہ کی تحقیق و تفتیش کے لیے کسی مرد کا کسی عورت کے ساتھ تخلیہ میں ہونا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کوئی مرد ہرگز کسی عورت کے ساتھ تخلیہ اور علیحدگی میں نہ ہو، خواہ تحقیق و تفتیش ہی ہو۔ اور عورت کو لازماً دوسری عورتوں کے ساتھ ہی قید میں رکھا جائے۔ ایسے ہی نوعمروں کا معاملہ ہے۔ اور عمد نبوت اور عمد صحابہ میں اس انداز میں عورتوں کو لمبی قید میں نہیں رکھا جاتا تھا۔ اگر کہیں ضرورت پیش آ بھی جائے تو ضروری ہے کہ وہ عورتوں کے ساتھ رکھی جائے جو انتہائی قابل اعتماد اور مضبوط ہوں، ان پر مردوں کا کوئی تسلط نہ ہو، اور مقتید عورت کو کسی ضروری کام ہی سے باہر نکالا جائے، اور وہ اپنے محرم کی معیت میں لائی جائے، حتیٰ کہ اپنی جگہ پر پناہ دی جائے، کوئی مرد اس کے ساتھ تخلیہ میں نہ ہو۔ اور اگر بالفرض کوئی تحقیق رازدارانہ بھی ہو تو کوئی نہ کوئی محرم مرد اس کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اگر محرم نہ ہو تو کوئی امانت دار مضبوط عورت اس کے ساتھ ضرور ہو، جو کسی مرد کو اس کے ساتھ علیحدہ نہ ہونے دے۔ اگر دو عورتیں ہوں جو اس کے ساتھ ہوں تو یہ زیادہ محتاط ہے۔ بہر حال جہاں تک ہو سکے اس کے ساتھ اس کے باغیر محرم کا ہونا بہت ہی لازمی ہے۔

اس مناسبت سے یہ کہنا ضروری ہے کہ عورتوں اور بچوں کی جیلوں کا جائزہ لیا جانا چاہئے اور ان پر جو لوگ متعین ہیں ان پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ اور قیدی عورتوں اور بچوں کے معاملات کا بھرپور جائزہ لیا جانا ضروری ہے۔ اور یہ سب اللہ کی حرمتوں کی غیرت کی بنیاد پر ہو اور مسلمانوں کی عزتیں محفوظ رہیں۔ ان امور میں محض حسن ظن کافی نہیں ہے بلکہ یہ ماملہ انتہائی حساس اور خطرناک ہے جس میں تنبیہ، احتیاط اور دانشمندی کا اظہار کرنا لازمی ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا



محدث فتویٰ